بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۸ احسان ۱۳۴۳ ہش ۶ صفر ۱۳۸۴ھ ۱۸ جون ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف بھی رہا اور بے چینی کی تکلیف بھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب انسان آنحضرتؐ کے کارنامے دیکھتا ہے تو وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے

پوری کامیابی اور پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو مُحَمَّدٌ کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) "اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ نبی معصوم صلے اللہ علیہ وسلم آیا اور بت پرستوں سے اس نے نجات دی یہی وہ راز ہے کہ یہ درجہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان احسانوں کے معاوضہ میں ملا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (الحکم ۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۲) "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کیلئے مخصوصاً فرمایا گیا اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو مُحَمَّدٌ کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۳) "اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ رکھا۔ جس سے زمین پر بھی آپ کی ستائش ہوئی۔ کیونکہ آپ نے زمین کو امن صلح کاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا تھا۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

درخواست دعا

محترم شیخ فضل الرحمن صاحب پراچہ مالک یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودہا عرصہ سات آٹھ ماہ سے بعارضہ تبخیر معدہ بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو بہت تکلیف ہے۔ سرگودہا اور راولپنڈی میں علاج کے بعد آجکل وہ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اس قدر عرصہ سے بیمار رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ طبیعت میں پریشانی اور گھبراہٹ بہت رہتی ہے احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

مجالس انصار اللہ ضلع ملتان کے اجتماع کا التواء

مجالس انصار اللہ ضلع ملتان کا تربیتی اجتماع ۱۸-۱۹ جون کو منعقد ہونا قرار پایا تھا مگر بعض وجوہات کی بناء پر یہ اجتماع فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اراکین مطلع رہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

ربوہ — جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آج مورخہ ۱۷ جون بروز بدھ مسجد مبارک میں نماز مغرب سے قبل قرآن مجید کا درس دیں گے۔ درس پونے سات بجے شروع ہوگا اور نصف گھنٹہ تک جاری رہے گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

نوٹس برائے داخلہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے جو کہ ۱۸ جون ۱۹۶۴ء تک جاری رہے گا۔

انٹرویو — روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک

شاندار نتائج ۔۔ پرسکون ماحول ۔۔ اسلامی فضا ۔۔ مستحق اور ہونہار طالبات کیلئے وظائف اور فیس کی مراعات ۔۔ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ۔۔ اخراجات نہایت ہی کم۔

(پرنسپل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ر جون ۶۴ء

احادیث اور پیشگوئی مسیح موعودؑ

(قسط نمبر۴)

جناب مولوی تمنا عمادی فرماتے ہیں:۔

"میں مرزا صاحب کو جھوٹا کذاب نہیں کہتا مگر ان کے ان دعووں کو صوفیانہ شطحیات سمجھتا ہوں۔ اسی طرح ان کے مکالمہ الہٰیہ کے دعوے کو بھی صوفیانہ مکاشفات سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا میں نے تصوف کی گود میں پرورش پائی ہے اور باضابطہ اس کی علمی و عملی تعلیم حاصل کی ہے اور تکمیل تعلیم کے بعد اپنے مرشدوں سے اجازت و خلافت حاصل کی ہے۔ میں تصوف کی تمام گھاٹیوں سے خوب واقف ہوں۔ القی الشیطٰن فی امنیتہ سے جب انبیاء و رسل علیہم السلام نہیں بچے تو بزرگان صوفیہ کو اس سے محفوظ کس طرح سمجھا جا سکتا ہے فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن کا مژدہ صرف انبیاء رسل کے لئے ہے صوفیوں کے لئے نہیں۔ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہوئے ظلی و بروزی و امتی نبی ہونے کا دعوےٰ دراصل کشفی اوہام کا نتیجہ تھا اگر اگلے بزرگان صوفیہ کو برطانیہ کے زمانے جیسی لسانی و قلمی آزادی ملی ہوتی کہ جو چاہتے بولتے اور جو چاہتے لکھتے تو کتنے ظلّی و امتی نبی مرزا صاحب علیہ الرحمۃ سے پہلے پیدا ہوئے رہتے۔" (الطلاق مرّتٰن صـ۱۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ختم نبوت" کے متعلق نہایت وضاحت سے لکھا ہے اور اگر کوئی شخص دیانتداری سے ان تحریروں کا مطالعہ کرے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ جس نبوت کا دعوےٰ ہے وہ ختم نبوت کی مہر کو نہیں توڑتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۰۲)

۲۔ "ختم نبوت بھی ایک عجیب سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو بھی قائم رکھتا ہے اور اسی کے استفادہ سے ایک سلسلہ جاری کرتا ہے یہ تو ایک علمی بات ہے مگر کجا یہ کہ اس سلسلہ کو الٹ پلٹ کر دوسرے نبی کو لایا جاوے حالانکہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور ارادہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا نبی آوے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ شریعت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ خواہ شریعت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی آپؐ کے سوا اور آپؐ کے استفادہ سے الگ ہو کر نہیں آسکتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۱)

۳۔ "یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ کچھ نہیں۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۰-۹۱)

اگر مولوی تمنا عمادی "ختم نبوت" کی ان تشریحات پر غور کرتے تو آپ ہرگز یہ نہ فرماتے کہ

ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہوئے
ظلّی و بروزی و امتی نبی ہونے
کا دعویٰ دراصل کشفی اوہام کا
نتیجہ تھا۔

ایسی نبوت کی کیا ضرورت ہے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ایّاک نستعین میں ان لوگوں کا ردّ ہے جو دعا اور اس کی قبولیت کے منکر ہیں اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں آجکل کے مولویوں کا ردّ ہے جو یہ مانتے ہیں کہ سب روحانی فیوض اور برکات ختم ہو گئے ہیں اور کسی کی محنت اور مجاہدہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا اور ان برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں ملتا جو پہلے منعم علیہ گروہ کو ملتا ہے۔

یہ لوگ قرآن شریف کے فیوض کو اب گویا بے اثر مانتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی کے قائل نہیں۔ کیونکہ اگر اب ایک بھی آدمی اس قسم کا نہیں ہو سکتا جو منعم علیہ گروہ کے رنگ میں رنگین ہو سکے تو پھر اس دعا کے مانگنے سے فائدہ کیا ہؤا۔ مگر نہیں۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سخت غلطی ہے جو ایسا یقین کر بیٹھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا دروازہ اب بھی اسی طرح کھلا ہے لیکن وہ سارے فیوض اور برکات محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملتے ہیں۔ اور اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر یہ دعوےٰ کرے کہ وہ روحانی برکات اور سماوی انوار سے حصہ پاتا ہے تو ایسا شخص جھوٹا اور کذاب ہے۔

سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی چند عبارتیں ایسی تھیں جو قرآن کے رنگ کی تھیں۔ مولوی عبد الحی صاحب جنہوں نے اتباع سنّت کیا ہے اور مجھے ان سے بہت محبت ہے ان کا مذہب توحید کا تھا وہ بدعات اور محدثات سے جدا رہتے تھے۔ وہ ان عبارتوں کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن کے موافق ہیں تو اس کا کیا جواب دیں؟ تو فرماتے ہیں کہ ولیوں کے کرامات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہی کی طرح ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ قرآن ہی کا معجزہ ہے۔ اصل یہی ہے کہ کامل اتباع سنت کے بعد جو خوارق ملتے ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے خوارق ہیں۔ اور اگر اب ان خوارق اور معجزات کا دروازہ بند ہو گیا ہے تو پھر معاذ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بھاری ہتک ہو گی۔

یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا انّا اعطینٰک الکوثر۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کی اولاد نہیں ہے معلوم نہیں اس نے ابتر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ انّ شانئک ھو الابتر تیرا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

روحانی طور پر جو لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اولاد سمجھے جائیں گے اور وہ آپ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور اس سے حصہ پائیں گے۔ اس آیت کو ما کان محمّدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی تو پھر معاذ اللہ آپ ابتر ٹھہرتے ہیں۔ جو آپؐ کے اعداء کے لئے ہے۔ اور انّا اعطینٰک الکوثر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے۔ پس اگر ہم یہ اعتقاد رکھیں گے

(باقی صـ۴ پر ملاحظہ ہو)

انجیر کا درخت

تحفۂ انجیر بھیجنے پر

حضرت مسیح بھوک سے تھے ایک دن نڈھال | دیکھا ہرا بھرا ہے اِک انجیر کا درخت
دوڑے وہ اس کی طرف کہ ممکن ہے پھل ملے | لیکن یہ دیکھ کر ہوئے مایوس آپ سخت
پتّے ہی پتّے ہیں نہیں انجیروں کا نشاں | موسم ابھی نہ آیا تھا پھلنے کا۔ وائے بخت
دی بددُعا کہ پھر نہ لگے پھل کبھی اسے | تھا رنج و غم سے ان کا کلیجہ جو لخت لخت
یہ اگلے روز ایک حواری نے دی خبر | وہ رہ گیا ہے سوکھ کے اِک ٹھنڈ سا کرخت
اسکے پنپنے کی نہیں ہے پھر کوئی امید | باندھا گیا ہے اس کی مگر زندگی کا رخت
صدیاں گذر گئیں وہ ہرا پھر نہ ہو سکا | مٹی میں مل گئے کئی شاہوں کے تاج و تخت

لیکن مسیحِ وقت نے اب کی ہے جو دُعا | پھر ہو گیا ہرا وہی سوکھا ہوا درخت

چھلکی ہے پھر شراب پُرانے ایاغ میں
پھلتا ہے خوب اب میاں ناصر کے باغ میں

[illegible]

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(قسط نمبر ۶)

حضرات۔ اسی ایک مقدمہ کی بات نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مختلف مخالفین کی طرف سے عدالتوں میں کئی ایک مقدمات دائر کئے گئے۔ مگر آپ نے کسی کے خلاف کوئی مقدمہ دنیوی عدالت میں دائر نہیں کیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے خود اپنے فضل وکرم سے ہر مقدمہ پر آپ کی تائید ونصرت فرمائی اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھا ایسے مواقع پر اگر کوئی اور شخص ہوتا تو وہ دشمن کی ذلت کو انتہا تک پہنچا کر صبر کرتا۔ مگر آپ نے ان حالات میں احسان سے کام لیا۔ اور اس بات کا شاندار ثبوت پیش کیا کہ آپ کو صرف گندے خیالات اور گندے اعمال سے دشمنی تھی کسی سے ذاتی عداوت نہ تھی۔ اور یہ کہ ذاتی معاملات میں آپ کے دشمن بھی آپ کے دوست تھے۔

امر ہفتم۔ مہمانوں کا اعزاز واکرام

حضرات! مہمان نوازی اور اکرام میں ایک اعلیٰ درجہ کا تعلق ہے۔ یہ خلق اور صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر بھی بدرجہ اتم موجود تھی۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس صفت سے متصف تھے۔ حضور کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی کہ احباب بار بار قادیان آئیں۔ اور جو دوست قادیان میں آئیں وہ حتی الوسع آپ کے مکان کے ایک حصہ میں قیام کریں اور فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ جتنا عرصہ پاس رہنے کا موقعہ مل سکے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔" (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۱۶)

اس طرح آپ کا مکان تمام حصہ گویا ایک مستقل مہمان خانہ بن گیا تھا اور ہر کمرہ کمرہ مہمانوں میں بٹا رہتا تھا۔ اور جگہ کی تنگی کے باوجود آپ اس طرح دوستوں کے ساتھ مل کر رہنے میں انتہائی راحت پاتے تھے۔

اوائل میں آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ اپنے دوستوں اور مہمانوں کے ساتھ مل کر مکان کے مردانہ حصہ میں کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ مجلس اس بے تکلفی کی ہوتی تھی، اور ہر قسم کے موضوع پر ایسے غیر رسمی رنگ میں گفتگو کا سلسلہ رہتا تھا کہ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دسترخوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ان موقعوں پر آپ مہمانوں کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے۔ اور اس بات کی نگرانی فرماتے کہ ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہونچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق خود دریافت فرماتے کہ اسے کسی خاص چیز مثلاً دودھ رچائے یا پان وغیرہ کی تو عادت نہیں۔ اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اس کی عادت کے مطابق چیز مہیا فرماتے جب کوئی خاص دوست قادیان سے واپس جانے لگتا۔ تو عموماً اس کی مشایعت کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو میل تک اس کے ساتھ جاتے، اور بڑی محبت اور عزت کے ساتھ رخصت کرکے واپس آتے تھے۔ مہمانوں کی آمد پر آپ کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ اور پھر ان کے واپس جانے کے وقت غم محسوس فرماتے۔ چنانچہ ایک تقریب پر آنے ہوئے مہمانوں کے واپس جانے کا خیال کرکے اپنے غم کا یوں اظہار فرماتے ہیں ؎

مہمان جو کرکے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پھر دل کو پہونچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
اگر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بھائیو اب حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی کی چند مثالیں بھی سنیئے اور پھر اس حسن و احسان کے پیکر کو اپنے تصور میں لائیے۔ کہ وہ کس قسم کے اوصاف حمیدہ سے متصف تھا۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

چند روزہ دُنیا میں اپنی عاقبت کو سنوار لو

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اَخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال، کن فی الدنیا کانک غریب اَو عابر سبیل وکان ابن عمر یقول: اذا اَمسیت فلا تنتظر الصباح، و اذا اَصبحت فلا تنتظر المساء، وخذ من صحتک لسقمک ومن حیاتک لموتک (البخاری)

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو تھامتے ہوئے فرمایا۔ کہ تو دنیا میں بطور ایک اجنبی اور مسافر کے زندگی گزار اور ابن عمرؓ ہمیشہ اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو صبح کی انتظار نہ کر اور جب تو صبح کرے تو شام کی انتظار نہ کر اور اپنے ایام تندرستی میں اپنی آنے والی بیماری کے نقصان کی تلافی کر۔ اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لئے توشہ مغفرت تیار کر۔

(تشریح) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک اس زندگی کے نشیب وفراز کو انتہائی لفظی اختصار مگر جامعیت کے ساتھ بیان کر رہا ہے۔ اس چند روزہ زندگی میں اگر ایک انسان ارشاد بالا کے مطابق عمل کرے تو وہ ہر قسم کے ہموم اور غموم سے نہ صرف محفوظ رہے گا بلکہ اس کی زندگی خود بخود اس قسم کی ہو جائے گی کہ وہ مشکلات پر دائمی غلبہ حاصل کر سکتا ہے۔ حب دنیا اور اس کی جاذبیت اس قدر وسیع اور غیر محدود ہے کہ نہ خود ابن آدم اس کی لذات سے سیر ہو سکتا ہے اور نہ ہی دنیا اس کو سیر کر سکتی ہے۔ وہ لوگ جن کا لیل ونہار اس دنیا کے کمانے میں گزرتا ہے اور وہ آخرت اور رضاء ربانی کے حصول کے لئے کوئی کام نہیں کرتے اور ان کا وجود نافع الناس نہیں ہے۔ ایسے شخص کو دولتمند نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ سب سے زیادہ فقیر اور محتاج ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے اس حدیث کی توجیہہ میں اس دنیا کا صحیح خاکہ کھینچا ہے۔ مومن اور متقی کو ہر وقت اور ہر آن رضاء الٰہی میں زندگی گزارنی چاہیئے کیونکہ موت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اور اپنی صحت کے ایام کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

(مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری مبلغ اسلام کی شہادت

مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری جو تبلیغ اسلام کے لئے ایک جنون رکھتے تھے۔ اور جنہوں نے ہندوستان بھر میں پھر کر تبلیغ کا بہت بڑا کام کیا تھا۔ اپنی ایک کتاب تائید حق میں تحریر کرتے ہیں۔

"جب میں امرتسر گیا تو ایک بزرگ کا نام سنا۔ جو مرزا غلام احمد کہلاتے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں رہتے ہیں اور عیسائیوں، برہمو اور آریہ سماج والوں سے خوب مقابلے کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ نام بنائی ہے جس کا بڑا شہرہ ہے ...... غرض میرے دل میں جناب مرزا غلام احمد صاحب سے ملنے کی خواہش ہوئی ...... قادیان پہنچا ...... مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی۔ امرتسر میں تو مجھے پان ملا۔ لیکن بٹالہ میں مجھے پان کہیں نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے ایک دوست نے کمال کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔"

(تائید حق صفحہ ۴۲)

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب کی شہادت

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

(الف) جب میں پہلے پہل قادیان گیا .... حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالاخانہ میں تھے .... میں نے جا کر السلام علیکم عرض کیا۔ حضرت صاحب نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کرکے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ .... میں چارپائی پر بیٹھ گیا۔ حضرت جی نے صندوق کھولا۔ اور مصری نکال کر گلاس میں ڈالی کر قلم سے ہلا کر آپ نے دست مبارک سے یہ شربت کا گلاس مجھے دیا اور فرمایا کہ آپ گرمی میں آئے ہیں یہ شربت پی لیں۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۸۶)

(ب) یہی سیٹھی غلام نبی صاحب روایت کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ میں معہ اہل وعیال قادیان آیا .... اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے مکان پر رہتا تھا۔ قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔ میں جب باہر

آیا تو دیکھا کہ حضور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۸۶۸)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم کی خواہش اچار

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ بیان فرماتے ہیں کہ:-

"اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر دو وقت کا کھانا مہمانوں کے ہمراہ باہر کھایا کرتے تھے ... کبھی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کھانا کھاتے ہوئے کہتے کہ اس وقت اچار کو دل چاہتا ہے اور کسی ملازم کی طرف اشارہ کرتے تو حضور فوراً دسترخوان سے اٹھ کر بیت الفکر کی کھڑکی میں سے اندر چلے جاتے اور اچار لے آتے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۹۶۹)

مہمانان منی پور آسام کی قادیان میں آمد

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان فرماتے ہیں کہ:-

"دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے۔ مہمان خانہ میں آکر انھوں نے مہمان خانہ والوں سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے اور چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہوگئے اور فوراً یکہ میں سوار ہوکر واپس روانہ ہوگئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد باز دل کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہوگیا۔ حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انھیں واپس چلنے کے لئے فرمایا۔ کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ واپس آئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انھیں فرمایا کہ میں ساتھ چلتا ہوں۔ مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لئے حضور نے اسی وقت ۲ نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروا دیئے ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے راستہ میں تکلیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کو تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ روایت ۱۰۷۱ بحوالہ شمائل احمد صہ ۶۲-۶۳)

بھائیوان واقعات سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ حضور علیہ السلام کے اندر اکرام ضیف کا جذبہ کس قدر موجود تھا۔

پان ایک زائد سی چیز ہے اور اسے ضروریات زندگی میں شمار نہیں کیا جاسکتا لیکن حضور کو جب معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہمان پان کھانے کا عادی ہے اور اس کے پاس پان نہیں ہے تو آپ بطور خاص گورداسپور سے پان منگواتے ہیں کسی کے لئے موسم کے لحاظ سے شربت اور ضرورت کے لحاظ سے دودھ اور عادت کے لحاظ سے چاول کا اہتمام فرماتے ہیں اور کسی دوست کی اچار کی خواہش کو پورا فرماتے ہیں منی پور سے آنے والے مہمان۔ کارکنان لنگر خانہ کے تغافل کے نتیجہ میں واپس چلے جاتے ہیں تو حضور بے قرار ہوکر ان کے پیچھے جاتے اور ان کو واپس لاتے ہیں اور ان کی ضروریات کا اپنے سامنے انتظام کرواتے ہیں پس یہ واقعات بتاتے ہیں کہ حضور کو کس قدر زیادہ پاس خاطر اور خیال تھا اپنے مہمانوں اور ملنے والوں کا۔ اسی لئے تو مخالف علماء قادیان کے رستوں اور ناکوں پر کھڑے لوگوں کو روکا کرتے تھے کہ قادیان مت جاؤ وہاں ایک جادوگر بیٹھا ہے اور تم اس کے جادو اور سحر کے اثر سے سلامت واپس نہیں آؤ گے۔

امر ہشتم:-

ہمدردی خلق

حضرات! اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے اس پہلو کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضور کے اندر ہمدردی مخلوق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا چنانچہ اس کا بیّن ثبوت تو یہ ہے کہ حضور نے ہمدردی خلق اللہ کو شرائط بیعت میں داخل فرمایا ہے۔ شرائط بیعت میں سے نویں شرط یہ ہے

شرائط بیعت:- "بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ... یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

حضور کے ارشادات

بنی نوع انسان کی ہمدردی کے ضمن میں حضور اپنی حالت یوں بیان فرماتے ہیں کہ۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کرسکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو در کنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ اور لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات حصہ اول صہ ۲۲۲)

ب۔ ایک دوسرے مقام پر حضور فرماتے ہیں کہ
"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے اول جسمانی، دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کرتا ہے جب کہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت و توانائی نہیں ہے کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے اسی طرح پر اگر کوئی بے کس و بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوسکتی ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے ہمدردی کرسکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔"

(اخبار الحکم ۹ رجولائی ۱۹۰۰ء)

ج۔ ہمدردی مخلوق کے جذبہ کا اپنے فارسی منظوم کلام میں یوں اظہار فرماتے ہیں ؎

بدیں شادم کہ غم از بہر مخلوق خدا دارم
ازیں در لذتم کز درد مے خیزد ز دل آہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
نہ من از خود نہم در کوچہ پند و نصیحت پا!
کہ ہمدردی بُرد آنجا بجبر و زار و اکراہم
غم خلق خدا صرف از زباں خوردن چہ کار انیست
گرش صد جاں بپا ریزم ہنوزش عذر اخواہم

یعنی میں اس بات پر خوش ہوں کہ میرے اندر مخلوق خدا کا غم ہے اور جب میرے دل زار میں ان کے لئے درد اٹھتا ہے تو میں اس میں لذت پاتا ہوں میری زندگی کا مقصود اور مطلوب خدمت خلق ہے اور یہی ہمارا نصب العین ہے اور مطمع نظر ہے اس وعظ و نصیحت کے کوچہ میں میں نے از خود قدم نہیں رکھا بلکہ خلق خدا کی ہمدردی مجھے زبردستی اس کوچہ میں کھینچ لائی ہے صرف زبان سے مخلوق خدا کی ہمدردی کا اظہار کرنا کوئی کام نہیں میری حالت تو یہ ہے کہ اگر اس راہ میں سو جان بھی قربان کردوں تب بھی معذرت ہی کروں گا کہ ابھی میں کچھ نہ کرسکا!

بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل بنی نوع انسان کے لئے گداز تھا آپ نے دنیا کی بھلائی کے لئے آنسو بہائے۔ خدا تعالےٰ کے حضور چلائے اور گڑگڑائے حضور کی ہمدردی کا دامن بلا لحاظ مذہب و ملت سب کے لئے وسیع تھا۔ حضور نے اپنے مال۔ زبان اور قلم سے اور اپنی دعاؤں سے مخلوق خدا کی ہمدردی کی۔ اگر کسی مخالف کو نصیحت کی تو وہ محبت و پیار سے تاکہ وہ خدائی غضب سے بچ جائے چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

خیر خواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر
جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کیں سے فرار

نیز فرمایا ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

(درثمین)

(باقی)

لیڈر
بقیہ صہ ۲

کہ کثرت کے ساتھ آپ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔

اس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے۔

سچی بات یہی ہے کہ اگر اھدنا الصراط المستقیم نہ ہوتا تو سالک جو اپنے نفس کی تکمیل چاہتے ہیں۔ مر ہی جاتے۔ لاہور میں ایک مولوی عبدالحکیم صاحب سے مباحثہ ہوا تھا تو ہم نے اس کو یہی پیش کیا کہ تم خدا تعالیٰ کے مکالمات سے کیوں ناراض ہوتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تو محدث تھے تو اس نے صاف طور پر انکار کیا اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرضی طور پر کہا تھا حضرت عمر بھی محدث نہ تھے۔ یہ محال ہے کہ آئندہ کسی کو الہام ہو۔ ان کو اس پر بالکل ایمان نہیں ہے وہ مکالمات کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کئے بیٹھے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کو انہوں نے گونگا خدا مان لیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن شریف میں جو یہ آیا ہے لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا اس کا ان کے نزدیک کیا مطلب ہے اور جب ملائکہ ایسے مومنوں پر نازل ہوتے ہیں اور ان کو بشارتیں دیتے ہیں تو وہ بشارتیں کس کی طرف سے دیتے ہیں۔ اس اعتقاد پر پھر قرآن شریف کا ان کو انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سارا قرآن شریف اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مکالمہ کا شرف عطا ہوتا ہے۔ اگر یہ شرف ہی کسی کو نہیں ملتا تو پھر قرآن شریف کی تاثیرات کا ثبوت کہاں سے ہوگا۔ اگر آفتاب دھندلا اور تاریک ہے تو اس کی روشنی پر کوئی کیا فرق کرسکے گا اور کیا یہ کہہ کر فخر کرے گا۔ کہ اس میں روشنی نہیں بلکہ تاریکی ہے۔ (الحکم صہ ۵۳ تا ۵۵)

محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم عنایت الٰہی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر ملتان)

ملک عمر علی صاحب ملتان کے مشہور زمیندار خاندان کھوکھر کے چشم و چراغ تھے۔ آپ اپنے والد کی نات کے چار ماہ بعد پیدا ہوئے تھے۔ اپنے والد کے اکیلے ہی نرینہ اولاد تھے۔ ان کی تین بہنیں ہیں اور تینوں ہی بیوہ ہیں۔

ملک صاحب محترم نے بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ ایم اے میں بھی داخلہ لیا تھا مگر چونکہ تعلیم کا مدعا حصول ملازمت نہ تھا اس لئے اتنی ہی تعلیم کافی سمجھ کر آگے تعلیم کا ارادہ چھوڑ دیا۔

ان کی پہلی شادی لاہور کے ایک معزز اور متمول خاندان میں ہوئی تھی۔ اس بیوی سے ان کے ہاں صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام امۃ الحفیظ تھا۔ وہی امۃ الحفیظ تھی جس کی شادی جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے۔ انچارج ڈیپارٹمنٹ آف فلاسفی کراچی یونیورسٹی کے صاحبزادہ کے ساتھ ہوئی تھی جو ان دنوں پاکستانی سفارت خانہ مقیم ٹوکیو (جاپان) میں ملازم تھے۔ یہ لڑکی شادی کے صرف اڑھائی ماہ بعد وفات پا گئی تھی۔ لڑکی کی والدہ لڑکی کی پیدائش کے وقت ہی فوت ہو گئی تھی۔ ملک صاحب مرحوم کی دوسری شادی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اور تیسری شادی آپ نے ایک شریف نو مسلم جرمن خاتون سے کی۔ یہ ہر دو ازواج خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ملک صاحب مرحوم اپنی اہلی زندگی کے متعلق بہت مطمئن اور خوش تھے۔ دل کے غنی تھے۔ جائیداد بہت تھی اولاد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تھی۔ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ دینی اور دنیاوی دونوں پہلو قابلِ رشک تھے۔ اولاد کی صحیح تربیت کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔

ملک صاحب کو معزز اور بڑی شخصیتوں کے ساتھ خط و کتابت کا بہت شوق تھا۔ خط و کتابت عموماً انگریزی میں ہوا کرتی تھی۔ اس غرض کے لئے ملک صاحب مرحوم نے متعدد ملازم رکھے۔

مَیں نے تقریباً چار سال تک ملک صاحب کی ملازمت بحیثیت پرائیویٹ سیکرٹری کی ہے مَیں نے ان کا بہت قریب سے مطالعہ کیا ہے میں اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ملک صاحب یقیناً ایک بے نظیر انسان تھے۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ صرف اخباروں اور رسالوں کا ماہوار بل ستر اسی روپے کے لگ بھگ ہوتا تھا۔ ساٹھ ستر ہزار کتب تھیلوں میں بھری پڑی ہیں۔ جن کو ترتیب دینے کا موقعہ نہیں ملا۔ کئی کتب نایاب اور بہت قیمتی ہیں۔

تبلیغ احمدیت کا ان کو بہت شوق تھا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ان کی زندگی کا واحد مقصد ہی تبلیغ تھا تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ ان کی کار میں ہر وقت سلسلہ کی کتب موجود ہوتیں۔ جب بھی کبھی کسی سے ملتے خواہ وہ کتنی ہی بڑی حیثیت کا شخص ہوتا۔ گفتگو کا آغاز اس طرح کرتے۔ کہ "میرا تعلق جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے" اس کے بعد جماعت کی غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی مساعی کے چند ایک واقعات سناتے اس کے بعد سلسلہ کا لٹریچر پیش کرتے اور کہتے کہ فرصت کے وقت ان کا مطالعہ کریں۔ کبھی کبھی میرے ہاتھ بعض معززین کو سلسلہ کی قیمتی کتب بھجواتے۔ جب بھی ربوہ جاتے سینکڑوں روپے کا لٹریچر خرید کر لاتے۔ اور مفت تقسیم کر دیتے۔ مقامی جلسوں کے اخراجات کا اکثر و بیشتر حصہ اپنی جیب سے ادا کرتے تھے۔ جو مبلغ یا سلسلہ کا کوئی اور کارکن آتا وہ ان کا مہمان ہوتا تھا۔ اس کی مہمان نوازی کرتے اور ہر طرح خدمت کرتے۔

معاشرہ میں حصہ لینا ضروری سمجھتے تھے بہت سی رفاہ عام کی تنظیموں اور سوسائٹیوں کے ممبر تھے۔ انہیں بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے تھے۔ ڈاکٹری ادویات کا کافی علم تھا۔ فرسٹ ایڈ کے طور پر عام اور ضروری ادویات ہمیشہ پاس رکھا کرتے تھے۔ اور دوائیاں بلا امتیاز ہر ضرورتمند کو مفت دیا کرتے تھے۔ مادری زبان ملتانی کے علاوہ آپ اُردو عربی اور فارسی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ آپ کا انگریزی کا علم بہت وسیع تھا۔ جب کبھی مجھے کوئی مضمون انگریزی میں املا کراتے تو بہت فصیح اور اعلیٰ الفاظ میں لکھواتے۔ ان کے علاوہ آپ جرمن زبان بھی جانتے تھے اس میں گفتگو کر سکتے تھے۔

فصیح انگریزی میں صاف ستھرے ٹائپ میں خط و کتابت پسند کرتے تھے۔ بڑے بڑے لیڈر بلکہ دوسرے ممالک کے حکمرانوں کو بھی چٹھیاں لکھواتے اور جب ان کی طرف سے جواب آتے تو بہت خوش ہوا کرتے تھے۔

صدر پاکستان محمد ایوب خاں سے بھی ذاتی تعلق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ صاحب موصوف ملتان تشریف لائے تو ملتان کے صاحب اختیار افسران نے ملتان کے پندرہ چیدہ اور خاص آدمیوں کا انتخاب کیا جن سے صاحب صدر نے مصافحہ کرنا تھا۔ ملک صاحب کا نام ان پندرہ آدمیوں میں نہ تھا۔ ملک صاحب فرماتے تھے کہ میں عوام میں کھڑا رہا۔ جب صاحب صدر ان پندرہ آدمیوں سے مصافحہ کر چکے تو ان کی نظر مجھ پر پڑی مجھے دیکھتے ہی میری طرف بڑھے۔ مصافحہ کیا اور ہاتھ سے پکڑ کر مجھے الگ ایک طرف لے گئے اور پندرہ بیس منٹ تک مجھ سے گفتگو کرتے رہے۔

آپ حکومت کے چھوٹے سے چھوٹے قانون کی بھی سختی سے پابندی کیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہم احمدی لوگ حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ ہمارا وجود حکومت کے ساتھ تعاون کرنے میں مثالی وجود ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہی حکم ہے۔

صبر کا مادہ ملک صاحب میں بہت تھا۔ جواں سال شادی شدہ لڑکی امۃ الحفیظ جو ان کو بہت پیاری تھی۔ شادی کے اڑھائی ماہ بعد جاپان میں فوت ہو گئی۔ اس کا تابوت جاپان سے کراچی تک بذریعہ ہوائی جہاز اور کراچی سے ملتان تک بذریعہ ریل لایا گیا ہماری آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں مگر ملک صاحب کی آنکھوں میں مَیں نے آنسو نہیں دیکھا۔ چند غیر احمدی عورتیں بین کرنے لگیں تو ملک صاحب نے ان کو سختی سے منع فرمایا اور کہا کہ امۃ الحفیظ کی وفات کا صدمہ مجھ سے بڑھ کر کس کو ہو سکتا ہے جب مَیں صبر کر سکتا ہوں تو اور کوئی کیوں نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی امانت تھی۔ اگر وہ لے گیا تو افسوس کس بات کا؟

ملک صاحب کو اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔

ملک صاحب مرحوم کا وجود سب کے لئے نفع رساں تھا۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ سائل کا سوال پورا ہونا چاہیئے۔ غرض مند کی مالی امداد بھی کیا کرتے تھے ملازمت کے خواہشمندوں کی حصول ملازمت کے لئے کوشش کیا کرتے۔ چونکہ آپ کی واقفیت بہت وسیع تھی۔ اس لئے ان کی کوششیں عموماً کامیاب ہوا کرتیں۔

موصی تھے بیس مربعہ زمین وصیت میں دے دی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ بھی کچھ رقم سالانہ وصیت کے حساب میں بطور نفل ادا کیا کرتے تھے۔ مجھے حکم تھا کہ ہر جمعہ کو ۵/- چندہ دے دیا کروں۔

اصلاحات اراضی کے قانون کے مطابق ایک زمیندار ۳۶،۰۰۰ یونٹ سے زیادہ زمین نہیں رکھ سکتا تھا۔ باقی زمین اس کو حکومت کے حوالہ کرنی تھی۔ ملک صاحب مرحوم وصیت کی زمین کا داخل خارج سرکاری کاغذات میں انجمن کے نام اس قانون کے نفاذ سے بہت پہلے کرا چکے ہوئے تھے۔ یہ زمین نکال کر ملک صاحب کی مملوکہ زمین کے ۳۵،۷۰۰ کے قریب یونٹ بنے تو ملک صاحب بہت خوش ہوئے کہ زمین اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دی گئی۔

آپ ہر اتوار کو اپنی جائیداد کی نگرانی کے لئے جایا کرتے تھے۔ جو ملتان سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔

مورخہ ۵ رمئی ۱۹۶۴ء بروز اتوار آپ حسب معمول وہاں گئے۔ ایک کمسن لڑکا اور ایک لڑکی جو آپ کی جرمن بیگم کے بطن سے ہیں آپ کے ہمراہ تھے۔ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کے قریب نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جائے نماز پر بیٹھے آپ اپنے ملازمان کے کسی جھگڑے کا تصفیہ کر رہے تھے کہ اسی حالت میں طبیعت ناساز ہو گئی۔ حالت دگرگوں ہوتی چلی گئی تھی کہ چند لمحوں کے بعد ہی آپ کی رُوح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

دوستوں اور عزیزوں پر یہ خبر صاعقہ کی طرح پڑی۔ جو بھی ملک صاحب کی وفات کی خبر سُنتا صدمہ سے دل پکڑ کر رہ جاتا۔ وفات کے وقت آپ کے پاس ملازمان کے علاوہ اپنے صرف دو کمسن بچے تھے۔ آپ کی جرمن بیگم اس وقت ملتان میں تھیں۔ باقی اہل و عیال کراچی میں تھے وفات کی خبر ان کو پہنچائی گئی۔ جنازہ ۵/۶۴/۱۱ کو ۷ بجے شام ملتان میں پڑھا گیا۔ ۸ بجے ٹرک تابوت لے کر ربوہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ شام کو باقی اہل خانہ بھی کراچی سے ربوہ پہنچ گئے اور نماز عشا کے بعد ملک صاحب مرحوم کے جسدِ خاکی کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش کا نزول فرمائے اور آپ کو علیین میں اعلیٰ رتبہ عطا فرمائے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر پچاس سال کی تھی۔

ملک صاحب نے اپنی یادگار چار لڑکے چار لڑکیاں اور دو بیویاں چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے فاروق احمد نے ایم۔ اے پاس کر لیا ہے اب ایل۔ ایل۔ بی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کو اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کو دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور ہر نیکی کی توفیق دے۔ اور وہی ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

اعلان امتحان زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب "تربیتی نصاب" اور تیسرا سیپارہ باترجمہ۔ نصف حصہ اوّل کا امتحان ہو گا۔ "تربیتی نصاب" دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے حسب ضرورت منگوائی جا سکتی ہے۔ تمام لجنات ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کام اور عمل کا وقت ہے، باتیں کرنے کا نہیں

اگر آج سے چودہ سو سال پہلے پر نظر دوڑائی جائے تو روز روشن کی طرح یہ بات سامنے آتی ہے۔ کہ اُدھر حکم ہوا اور اِدھر پروانے اور جانثار تعمیل میں لگ گئے۔ گویا لمبے چوڑے خطبات اور وعظوں کا وجود نہیں ملتا۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی پیدا نہیں ہوئی۔ برسوں اور صدیوں کی محتاج منزلیں لمحوں میں طے کر لی گئیں۔ اور ترقی کی یہ محیّر العقول رفتار دیکھ کر دنیا والے دنگ رہ گئے۔ اب چودہ سو سال کے بعد تاریخ پھر دہرا رہی ہے۔ اور ایک بار پھر اسی رنگ کی ضرورت ہے۔ مسیح پاک کے زمانہ میں جنت کے قریب کر دینے سے یہی مراد ہے کہ ہمارے اندر ذمہ داری کا احساس اس قدر گہرا اور پختہ ہو کر اس کو نبھانے میں کسی یاد دہانی اور بار بار کی وعظ و نصیحت کی ضرورت پیش نہ آئے۔ گویا کیا بلحاظ زمانہ اور کیا بلحاظ عمر کے یہی وہ دور ہے جبکہ کہا جاتا ہے کہ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ باتیں کرنے کا نہیں۔ اور یہی وہ وقت ہے جبکہ ہم نے دنیا والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والا نیک تغیر پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"جب قوم تربیت پا کر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے۔ تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔"

(نائب قائد ایثار)

تعمیر مسجد دارالرحمت وسطی ربوہ

محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ سے تعلق رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ گو خدا تعالیٰ کے فضل سے محلہ کی مسجد کا کمرہ تیار ہو چکا ہے اور نمازیں ادا ہونی بھی شروع ہو چکی ہیں۔ تاہم ابھی مسجد کی تکمیل کا بہت سا کام باقی ہے۔ لہٰذا میں محلہ کے مخیّر احباب و خواتین کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ براہ مہربانی اپنے وعدے ادا فرمائیں اور جنہوں نے نہ ہی کوئی ادائیگی کی ہے نہ ہی کوئی وعدہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنے محلہ میں اس خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ محترم صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً پانچ صد روپے خرچ کر کے اس مسجد کے اندر نہایت خوبصورت رنگ کروا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے مال اور عمر میں برکت دے۔ آمین۔

(خاکسار محمد شفیع صدر۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی کا اپنڈیسائیٹس کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

۲۔ مَیں بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے مکمل صحت عطا فرمائے۔

(رشید احمد ولد غلام نبی۔ میادی نانو۔ ڈاکخانہ گگے کے ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میرے والد چوہدری چراغدین صاحب آف سانگلہ ہل کی کراچی میں گر جانے کے باعث کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ آپ نیوی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت بخشے۔

(تاج دین۔ نیو ٹاؤن کراچی)

۴۔ میرا چھوٹا لڑکا محمد احمد سخت بیمار ہے جملہ احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(محمد شفیع از کوئٹہ چھاؤنی)

۵۔ خاکسار کو کاروبار میں اس سال کافی نقصان ہوا ہے۔ نیز خاکسار کو زمین کا ایک مقدمہ بھی درپیش ہے۔ احباب کاروبار کی ترقی اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فضل احمد باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں)

۶۔ مکرم سید زمان علی شاہ صاحب ٹیچر ڈی بی ہائی سکول سمندری ضلع لائل پور چند یوم سے بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (چوہدری) عبدالکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی حال مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ سمندری۔)

۷۔ چک نمبر ۹۸ شمالی۔ سرگودہا کے ایک مخلص احمدی مہاجر نوجوان محمد سلیمان صاحب تین ماہ سے چھاتی میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے"۔ (خاکسار محمد اجمل دفتر آڈیٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

کتاب تفہیماتِ ربانیہ کا نیا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے

کتاب تفہیمات ربانیہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں مخالفین کی مشہور کتاب عشرہ کاملہ کا جواب دیا گیا تھا جس طرح عشرہ کاملہ مخالفین کے اعتراضات کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح تفہیمات ربانیہ احمدیہ جوابات کا تسلی بخش مجموعہ ہے۔ ہر اعتراض کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء کی تقریر میں فرمایا تھا کہ:۔

"اس کا نام میں نے ہی تفہیمات ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ میں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا تھا۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا۔ کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس کے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس کی اشاعت کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۱۳ ؍ جنوری ۱۹۳۱ء)

اب متعدد احباب کے تقاضے پر اس کتاب کا نیا ایڈیشن بعد نظر ثانی شائع کیا جا رہا ہے اس کتاب کا حجم سات سو صفحات ہے۔ اس لئے اسے محدود تعداد میں ہی شائع کیا جائے گا ایک دوست نے پچاس نسخے خریدنے کے لئے کہا ہے۔ جو دوست یہ کتاب خریدنا چاہیں وہ بہت جلد اپنی مطلوبہ تعداد سے منیجر صاحب مکتبہ الفرقان ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ کتاب کی قیمت لاگت کے مطابق ہوگی۔ کاغذ سفید لگایا جائے گا۔

کتاب کے بارہ میں اپنے مشوروں سے مجھے آگاہ فرمائیں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری ربوہ

اعلان برائے چندہ سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع نزدیک آ رہا ہے۔ اور اس کے متعلقہ اخراجات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن اب تک اس چندہ کی مد میں صرف ۵۱۲۔۴۶ روپے کی آمد ہوئی ہے۔ حالانکہ بجٹ مجوزہ کی رُو سے اس کی چھ ماہ کی آمد -/۱۵۰۰ روپیہ ہونا چاہیئے تھی۔ سال میں سے آٹھ ماہ گذر گئے ہیں پر بھی یہ آمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ برائے مہربانی تمام لجنات اس چندہ کی طرف خاص توجہ دیں اور جلد از جلد مقررہ شرح کے مطابق (۸ ؍ سالانہ فی ممبر) ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ مئی میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے چندہ ممبری موصول ہوا۔

(۱) کراچی۔ ۲۔ اوکاڑہ۔ ۳۔ محمود آباد ضلع جہلم۔ ۴۔ چک ۸۴ ج۔ب ضلع جہلم۔ ۵۔ چک ۸۲ ج۔ب ضلع لائلپور۔ ۶۔ دھرمپورہ (۷) ربوہ۔ ۸۔ راولپنڈی۔ ۹۔ کوہاٹ۔ ۱۰۔ منٹگمری۔ ۱۱۔ سرگودہا۔ ۱۲۔ حیدرآباد سندھ۔ ۱۳۔ دوالمیال۔ ۱۴۔ رحیم یار خاں۔ ۱۵۔ کھاریاں۔ ۱۶۔ گوکھڑ۔ ۱۷۔ عارف والا۔ ۱۸۔ چک ۳۴ شمالی ضلع سرگودہا۔ ۱۹۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔ ۲۰۔ چک ۹۸ ضلع سرگودہا۔ ۲۱۔ چک ۳۳ ضلع سرگودہا۔ ۲۲۔ چک ۹۸ سرگودہا۔ ۲۳۔ چک ۱۵۲ سرگودہا۔ ۲۴۔ چک ۹ پنیار۔ ۲۵۔ چک ۹۹ سرگودہا۔ ۲۶۔ گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا۔ ۲۷۔ جلد پور۔ ۲۸۔ پشاور شہر۔ ۲۹۔ گوجرخاں۔ ۳۰۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ ۳۱۔ سرائے عالمگیر۔ ۳۲۔ ملتان چھاؤنی۔ ۳۳۔ سانگلہ ہل۔ ۳۴۔ گجرات۔ ۳۵۔ ۶ ؍ 11-L ضلع منٹگمری۔ ۳۶۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔ ۳۷۔ منٹگمری۔ ۳۸۔ کوئٹہ حلقہ اسلام آباد۔ ۳۹۔ چھانگا مانگا۔ ۴۰۔ چک ۹۱-۵ ضلع ملتان۔ ۴۱۔ ڈسکہ۔ ۴۲۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ۴۳۔ ملتان شہر۔ ۴۴۔ واہ کینٹ۔ ۴۵۔ بیدیانوالہ ضلع لائلپور۔ ۴۶۔ گوجرانوالہ۔ ۴۷۔ تلونڈی راہوالی۔ ۴۸۔ لے۔ ۔ خاں ۴۸۔ قاعد ملت۔ ۴۹۔ کینال پارک لاہور۔ ۵۰۔ احمد نگر۔ ۵۱۔ چاہ اسمٰعیلوالہ۔ ۵۲۔ چک ۲۶ ضلع گجرات۔ ۵۳۔ انور آباد۔ ۵۴۔ ہانڈو ضلع لاہور۔ ۵۵۔ کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ۔ ۵۶۔ کنری۔ ۵۷۔ رکھانوالی ضلع سیالکوٹ۔ ۵۸۔ شورکوٹ۔ ۵۹۔ چکار ضلع مظفر گڑھ۔ ۶۰۔ جھول۔ میزان: ۶۸۔۱۱ / ۱۷ روپے۔

ماہ مئی میں ناصرات الاحمدیہ کی مد میں ۲۱۲۔۶۹ شعبہ ارشاد و اصلاح ۷۰۔۳۶ خدمت خلق ۴۴۔۶۴ اجتماع ۱۸۰۔۲۵ جونیئر ماڈل سکول ۱۳۰۔۸۷۔ الحمدللہ کہ چندہ ممبری کی مقدار اس ماہ بڑھ گئی ہے۔ ہمارے مالی سال کے صرف ۴ ماہ باقی ہیں امید ہے تمام لجنات ان ۴ مہینوں میں اپنے تمام بقایا جات ادا کر کے اپنے بجٹ متوازن کریں گی۔ لیکن باقی چندوں میں بے حد سستی ہو رہی ہے۔ خاص طور پر ناصرات اور اجتماع کے چندوں کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نوٹ:۔ تفصیل وار گوشوارہ مصباح میں شائع کرایا جا رہا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۸) میرے لڑکے عزیز رشید احمد صاحب ریحان کا بی۔اے کا امتحان ۱۶ ؍ ۶ ؍ ۶۲ سے حیدر آباد سندھ میں شروع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار ملک احمد خان ریحان محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جکارتہ ۔ ۱۶ رجون ۔ افریشیائی اسلامی کانفرنس کی تیاریاں کرنے والی کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا اجلاس نے کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنے کا کام پاکستان کے سپرد کیا ہے وہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے عراق سعودی عرب ۔ تھائی لینڈ ۔ فلپائن ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے مشورے سے مفصل پروگرام بھی مرتب کرے گا ۔

کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ کانفرنس ۱۷ دسمبر کو ہو گی اور اس کا اجلاس مغربی جاوا میں بنڈونگ کے مقام پر ہو گا ۔ اجلاس میں تنظیمی کمیٹی کی تشکیل کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے جس میں ان تمام ملکوں کے نمائندے شامل ہوں گے جنہوں نے تیاریاں کرنے والی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی ہے ۔

۔ قاہرہ ۱۶ رجون ۔ عرب ممالک کے سربراہوں کی دوسری کانفرنس سکندریہ میں ۵ ستمبر سے شروع ہو گی اس سے قبل عرب ممالک کی سپریم دفاعی کونسل کا اجلاس ۲۹ اگست کو منعقد ہو رہا ہے سربراہی کانفرنس کی تفصیلات طے کرنے کی غرض سے ۱۳ عرب ممالک کے نمائندوں کا ایک اجلاس یہاں گذشتہ روز سے شروع ہو گیا ہے اجلاس ابھی جاری ہے ۔

۔ اٹلی کے جزیرہ سسلی کے ایٹنا پہاڑ نے لاوا اگلنا شروع کر دیا ہے دو دن پہلے پہاڑ میں ایک زبردست دھماکہ ہوا تھا جو تھوڑے تھوڑے وقفے سے کئی گھنٹے تک جاری رہا ۔

۔ نئی دہلی ۔ ۱۶ رجون ۔ گذشتہ شب بھارت کے ساحلی علاقوں میں سخت طوفان آیا جس میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے ۔ بمبئی کی بندرگاہ سے کچھ فاصلہ پر چار جہاز طوفان کی لپیٹ میں آکر غرق ہو گئے جن کے عملہ کی تعداد بھی بتائی جاتی ہے ۔ سرکاری اطلاع کے مطابق ان میں سے دو ہلاک ہوئے اور تین لاپتہ ہیں لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد زیادہ ہے طوفان سے جس کی رفتار ساٹھ میل فی گھنٹہ تھی کافی تباہی ہوئی ہے کئی عمارتیں گر گئیں جن میں ایک ریلوے ورکشاپ بھی شامل ہے ۔

۔ ھونولولو ۱۶ رجون ۔ ہوائی یونیورسٹی میں ۲۹ رجون سے چار براعظموں کے فلسفہ دانوں کی کانفرنس شروع ہو گی ۔ یہ لوگ مشرقی اور مغربی ثقافتوں میں فرد کے مقام کا جائزہ لیں گے مغرب اور مشرق کے فلسفہ دانوں کی اس کانفرنس میں جو چھ ہفتہ جاری رہے گی پاکستان برازیل ۔ سیلون ۔ فرانس ۔ ہندوستان ۔ جاپان ۔ قوم پرست چین ۔ سوئٹزرلینڈ ۔ برطانیہ ہانگ کانگ اور امریکہ کے فلسفی حصہ لیں گے ۔

۔ جکارتہ ۱۶ رجون ۔ انڈونیشیا کے وزیر دفاع جنرل عبدالحارث نسوشن نے اعلان کیا ہے کہ جب تک جنوب مشرقی ایشیا کو سامراجیوں کے چنگل سے آزادی حاصل نہیں ہو جاتی انڈونیشیا ملائیشیا کے خلاف جدوجہد جاری رکھے گا ۔

جنرل نسوشن بنڈونگ میں طلباء کی رضاکار فوج کے سامنے تقریر کر رہے تھے یہ فوج ملائشیا کو آزادی دلانے کے لئے تیار کی گئی ہے

جنرل نسوشن نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ نہ صرف ملائشیا پر اپنا تسلط رکھنا چاہتا ہے بلکہ اس کی یہ کوشش ہے کہ دوسری سامراجی طاقتوں کو بھی جنوب مشرقی ایشیا میں قدم جمانے کا موقع مل سکے

۔ موگا دیشو ۱۶ رجون ۔ صومالیہ کی نئی کابینہ نے عبدالرزاق حاجی حسین کی قیادت میں گذشتہ شب صدر عبداللہ عثمان کی موجودگی میں حلف اٹھایا حالیہ عام انتخابات کے نتیجہ میں یہ کابینہ تشکیل کی گئی ہے اور اس میں سابقہ حکومت کے صرف دو ارکان مسٹر عبدالرزاق سابق وزیر تعمیرات و مواصلات اور مسٹر عبدالقادر سابق وزیر خزانہ شامل ہیں ۔ نئی کابینہ میں بارہ ارکان پہلے بھی پارلیمانی رکن رہ چکے ہیں ان کے علاوہ کابینہ میں ایک تیس سالہ صحافی مسٹر احمد یوسف بھی شامل ہیں جو اب وزیر خارجہ ہوں گے ۔

۔ نیویارک ۱۶ رجون ۔ امریکہ کے نائب وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ امریکی ماہرین بحری جہازوں کے لئے ایک ایسا انجن تیار کرنے میں مصروف ہیں جو موجودہ جہازوں سے دوگنا طاقتور ہو گا اور اسے چلانے کے لئے ایندھن بھی باربار استعمال نہیں کرنا پڑے گا ۔

آپ نے یہ انکشاف گذشتہ رات امریکی بحریہ کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر کیا آپ نے مزید کہا کہ امریکہ کی موجودہ ایٹمی آبدوزیں دوسرے ایٹمی اور مال بردار جہازوں سے زیادہ تیز رفتار ہیں انہوں نے کہا کہ ہم یہ بات فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ پچھلے سال کے دوران امریکی ماہرین نے ایسے جہازوں میں کام آنے والے انجنوں کا ایک ماڈل تیار کر لیا ہے ۔

۔ لندن ۔ ۱۶ رجون ۔ یہاں ایٹمی ہوائی حملے سے حفاظت کے لئے ایک پناہ گاہ تعمیر کی گئی ہے جس اندر چھ دن رات تک ۱۲۴ افراد رہیں گے ان میں سے آدھے مرد اور آدھی عورتیں ہوں گی ان لوگوں کی جسمانی اور دماغی حالت کا جائزہ کیا جائے گا انہیں ڈبوں میں بند غذا ہیں دی جائیں گی مغربی جرمنی میں اس قسم کی بارہ سو پناہ گاہیں تعمیر کی جا رہی ہیں ۔

۔ نیویارک ۔ ۱۶ رجون ۔ سات بچوں نے جنہیں ان کے والد نے اعلیٰ تعلیم دلائی تھی اس احسان کا بدلہ چکانے کے لئے اپنے والد کی اعلیٰ تعلیم کی خواہش پوری کر دی ان سب نے ڈیلاویر یونیورسٹی میں ڈگری حاصل کرنے کے سلسلہ میں ان کے تمام اخراجات برداشت کئے یہ صاحب ۸۵ سالہ تارک وطن چینی مسٹر سن پی ہیں ۔

۔ الجزیرہ ۔ شاہ مراکش کی کابینہ کے ڈائریکٹر مسٹر جمالی اور الجزائر کے صدر مسٹر احمد بن بیلا کے درمیان سرحدی تنازعہ کے بارہ میں بات چیت شروع ہو گئی ہے مسٹر جمالی گذشتہ روز شاہ حسن ثانی کا ذاتی پیغام لے کر الجزیرہ پہنچے تھے ۔

بتایا گیا ہے کہ شاہ حسن نے اپنے پیغام میں صدر الجزائر کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے مراکش کی سرحدی فوج اور جن باغیوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے

دریں اثنا الجزائری حکام نے اس امر سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے کہ مراکش کی سرحدی فوج سے لڑنے والے باغیوں کو الجزائر میں تربیت دی گئی ہے ان حکام نے کہا ہے کہ الجزائر مراکش کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا خواہشمند ہے ۔

۔ تہران ۱۶ رجون ۔ ایران اور روس کے درمیان گذشتہ روز یہاں ایک سہ سالہ مال کے بدلے مال کے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے علاوہ ازیں دونوں ملکوں نے ادائیگی کے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں اول الذکر معاہدے کے تحت دونوں ممالک اپنی تجارت کو ۵۰ فیصد بڑھائیں گے ۔ نئے معاہدے کے تحت دونوں ممالک ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کے سامان کا تبادلہ کریں گے اور ہر سال اس میں بیس اضافہ ہوتا رہے گا

۔ بیروت ۱۶ رجون ۔ عراق کے دو فوجی وفد آج کل متحدہ عربیہ جمہوریہ آئے ہوئے ہیں ، ان میں سے ایک وفد دونوں ملکوں کے فوجی عہدوں کی یکسانیت کے لئے کام کر رہا ہے ، اور دوسرا فوجی مشقوں میں حصہ لے رہا ہے ۔

انگلش میں کمپارٹمنٹ

میں آنے والی لڑکیوں کے لئے مشورہ

میٹرک کے امتحان میں جو لڑکیاں انگلش میں کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں اور اب انہوں نے ۲۵ اگست ۶۴ء کو امتحان دینا ہے ان کو اس تھوڑے عرصہ میں پاس ہونے کے قابل بنانے کے لئے مکرم سید عبدالجلیل شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے جو مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے مکان پر رہتے ہیں روزانہ ایک گھنٹہ ۶½ سے ۷½ بجے تک وقت دینے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے مکرم شاہ صاحب مسلمہ تعلیمی قابلیت کے حامل ہیں ضرورت مند احباب ان سے فیصلہ کر لیں ؛

(عبدالرحمٰن انور ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامنہ صاحبہ (والدہ صاحبہ چوہدری محمد یحییٰ صاحب مقبول گورنمنٹ کالج جھنگ) مورخہ ۳۱ اور ۱۶/۶/۶۴ کی درمیانی شب بقضائے الٰہی مولائے حقیقی سے جا ملیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب کرام مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

(جلال الدین احمد جھنگ صدر)

اعلان

پبلک ربوہ کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اجلاس خاص منعقدہ ۳۱ رمئی ۱۹۶۴ء میں بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۴ مختلف قسم کے کاروبار اور تقریبات وغیرہ پر لائسنس فیس لگائی جانی منظور کی ہیں جن کی تفصیل نوٹس بورڈ ہائے گولبازار و غلہ منڈی پر چسپاں کر دی گئی ہے اور دفتر ٹاؤن کمیٹی سے بھی معلوم کی جا سکتی ہے

لائسنس فیس مندرجہ جدول مشتہرہ پر اعتراضات و تجاویز ۸ رجولائی ۱۹۶۴ء تک دفتر ٹاؤن کمیٹی میں وصول کی جائیں گی ۔ اور ۱۰ رجولائی ۱۹۶۴ء کو ۸ بجے صبح دفتر کمیٹی میں اعتراضات و تجاویز موصولہ کی سماعت کے لئے چیئرمین صاحب اور دو ممبران پر مشتمل سب کمیٹی اجلاس منعقد کرے گی اور پھر ۲۷ جولائی ۶۴ء کو رپورٹ معہ سفارشات کمیٹی کے اجلاس خاص میں پیش کرے گی ۔

سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ

حیدرآباد، تھرپارکر اور سانگھڑ میں طوفان باد و باراں

ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی

بعض بستیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا

حیدرآباد ۱۷ جون۔ مختلف ذرائع سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حالیہ طوفان باد و باراں سے حیدرآباد تھرپارکر اور سانگھڑ کے اضلاع میں کم از کم دو سو افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ طوفان سے وسیع پیمانہ پر جو تباہی ہوئی ہے سرکاری طور پر ابھی تک اس کا مکمل اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ انسانی جانوں کے ضیاع کے علاوہ متذکرہ تینوں اضلاع میں کم و بیش تیس ہزار بھیڑ بکریاں اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں فصلوں بالخصوص چاول کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے اکثر دیہی علاقوں میں بیشتر مکان گر گئے ہیں اور بعض چھوٹے ڈیرے تو طوفان کی تاب نہ لاتے ہوئے بالکل نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سندھ کی بعض دیہی بستیاں پوری کی پوری مخصوص طرز کی جھگیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ طوفان اتنا شدید تھا کہ جھگیاں اس کے سامنے نہ ٹھہر سکیں۔ بتایا جاتا ہے کہ سندھ کی تاریخ میں آج تک کبھی اتنا شدید نقصان نہیں آیا تھا۔

دریں اثناء ڈپٹی کمشنر حیدرآباد نے کل یہاں بتایا ہے کہ ضلع حیدرآباد میں طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی ہے ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ ماتلی میں ۶۹ ٹنڈو الٰہیار میں ۷، بدین میں ۲ ٹنڈو باگو میں ۲ اور تلہار میں ایک شخص ہلاک ہوا آپ نے بتایا کہ ضلع میں دس ہزار سے زیادہ مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر تھرپارکر نے بتایا کہ ضلع تھرپارکر میں مرنے والوں کی تعداد ۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ضلع میں ساٹھ فیصد بھیڑ بکریاں اور چار ہزار سے زائد مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔

ضلع سانگھڑ میں طوفان سے شدید نقصان پہنچا ہے اس ضلع میں ۶۵ فیصد مکانات گر گئے ہیں اور چالیس فیصد بھیڑ بکریاں لقمہ اجل بن گئی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر سانگھڑ نے کہا کہ ضلع میں طوفان سے جو جانی نقصان ہوا اس کے متعلق اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں اور جونہی یہ اعداد و شمار فراہم ہو گئے ان کے متعلق اعلان کر دیا جائے گا۔

طوفان کی وجہ سے جو افراد بے گھر ہوئے ہیں ان کے لئے تینوں اضلاع کے مختلف ہیڈ کوارٹروں پر امدادی کیمپ قائم کر دیئے گئے ہیں صوبائی وزیر اطلاعات مسٹر غلام نبی میمن کل سہ پہر بذریعہ کار حیدرآباد سے میرپور خاص اور متاثرہ علاقوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے تاکہ وہ حالیہ طوفان سے حیدرآباد ڈویژن میں ہونے والے نقصان کا جائزہ لے سکیں۔

جاپان میں زبردست زلزلہ۔ اٹھہتر افراد ہلاک سینکڑوں مجروح

مٹی کے مکانات گر گئے۔ پل تباہ ہو گئے بیشتر عمارتوں اور سڑکوں میں شگاف پڑ گئے

ٹوکیو ۱۶ جون۔ جاپان کے شمالی اور مرکزی علاقوں میں کل زبردست زلزلہ آنے کی وجہ سے اٹھہتر افراد ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہو گئے جاپان کے کئی شہروں میں نہروں اور دریاؤں کے پل تباہ ہو گئے سلسلہ مواصلات منقطع ہونے کی وجہ سے کئی ایک علاقے بالکل کٹ گئے ہیں چنانچہ زلزلہ کی تباہ کاری کی پوری تفصیلات ابھی تک فراہم نہیں ہو سکیں کئی جگہ مکانات گر گئے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور اکثر عمارتوں اور سڑکوں میں شگاف پڑ گئے ہیں۔

سرکاری جاپان نیشنل براڈکاسٹنگ کارپوریشن کی اطلاع کے مطابق شمالی جاپان کے سرونا شہر میں ایک کنڈرگارٹن سکول کی عمارت گر جانے سے ۳۵ طالب علم ملبہ کے نیچے دب گئے۔ امدادی کام کرنے والوں نے انہیں ملبہ کے نیچے سے نکالا وہ تمام کے تمام مجروح ہو گئے نیگاٹا شہر میں زلزلہ کی شدت بہت زیادہ تھی جاپان کی خبر رساں ایجنسی کیوڈو نے کہا ہے کہ زلزلہ کی شدت بہت زیادہ تھی۔ زلزلہ کی شدت ۱۹۲۳ء میں ٹوکیو کے نواحی علاقوں میں آنے والے زلزلہ جتنی تھی جس میں قریباً ۱۴۵ ہزار افراد ہلاک ہو گئے تھے آج زلزلہ سے نیگاٹا سٹی کے نواح میں تیل صاف کرنے والے تین کارخانوں میں آگ لگ گئی گیس کی ایک ٹینکی پھٹ جانے کی وجہ سے شہر میں بھی آگ لگ گئی ہے دریائے شینونو کا پانی کناروں سے باہر نکل ہے اطلاعات میں بتایا گیا ہے دریا کے اردگرد بعض پل جن میں ریلوے پل بھی شامل ہیں گر گئے ہیں سڑکوں میں شگاف پڑ جانے اور ٹریفک سگنل بند ہو جانے کی وجہ سے ٹریفک کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے شمالی جاپان میں اکیتا کے مقام پر دیواریں گر جانے سے ۲ افراد ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے جب زلزلہ آیا تو لوگ چیختے چلاتے ہوئے گھروں سے باہر نکل کر کھلے بازاروں میں آ گئے مرکزی جاپان میں درختوں کی جڑیں اکھڑ جانے سے دو افراد درختوں کے نیچے آکر ہلاک ہو گئے ناگویا کا شہری کاروبار بھی زلزلہ سے متاثر ہوا زلزلہ سے متاثر ہونے والے اضلاع میں کئی ایک مقاموں پر ہوائی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔ ... زلزلہ آنے کی اطلاع پر ٹوکیو سے نیگاٹا جانے والی فضائی سروس منسوخ کر دی گئی محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ زلزلہ کا مرکز خلیج ٹریاما سے ایک سو میل دور شمال مغرب میں تھا نیز زلزلہ کے جھٹکوں کی وجہ سے زلزلہ پیمائی کی دو سوئیاں ٹوٹ گئیں

عدالت عالیہ نے جماعت اسلامی کی رٹ درخواست مسترد کر دی

جماعت کے خلاف غیر قانونی تنظیم کی حیثیت سے کارروائی کی گئی ہے فل بنچ کا فیصلہ

کراچی ـــــ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کراچی کے فل بنچ نے جماعت اسلامی پر پابندی عائد کرنے کے حکم کے خلاف سید ابوالاعلیٰ مودودی مسٹر مصباح الاسلام اور عمر فاروق کی رٹ درخواست مسترد کر دی ہے۔ فاضل ججوں نے قرار دیا ہے کہ جماعت اسلامی کے خلاف یہ کارروائی سیاسی جماعت کی حیثیت میں نہیں بلکہ ایک غیر قانونی تنظیم کی حیثیت سے کی گئی ہے۔

یہ رٹ درخواست حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف دائر کی گئی تھی جس کی رو سے جماعت اسلامی کو خلاف قانون جماعت قرار دیا گیا تھا اور اس کے تمام دفاتر کو سربمہر کر دیا گیا تھا۔

فل بنچ چیف جسٹس مسٹر جسٹس عبدالعزیز خاں مسٹر جسٹس جے آر جینز مسٹر جسٹس انعام اللہ مسٹر جسٹس وحیدالدین اور مسٹر جسٹس محمد داؤد خان پر مشتمل تھا فیصلہ چیف جسٹس نے تحریر کیا ہے باقی ججوں نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسٹر جسٹس انعام اللہ اور مسٹر جسٹس وحیدالدین نے اضافی نوٹ لکھے ہیں۔

درخواست دہندگان نے موقف اختیار کیا تھا کہ حکومت مغربی پاکستان فوجداری ترمیمی قانون مجریہ ۱۹۰۸ء کے تحت کسی سیاسی جماعت کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی مجاز نہیں ہے لہٰذا صوبائی حکومت کے چھ جنوری ۱۹۶۴ء کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور جماعت کے سربمہر دفاتر دوبارہ کھول دیئے جائیں۔ (مشرق ۱۷ جون ۱۹۶۴ء)

باسکٹ بال کوچنگ کیمپ

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے آجکل پانچواں آل ربوہ باسکٹ بال کوچنگ کیمپ سنٹرل ایمیچر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں ہو رہا ہے جس میں مختلف عمر کے بچوں اور نوجوانوں کو سرکاری طور پر صبح شام تربیت دی جا رہی ہے۔ آج پانچ بجے شام یہ کیمپ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اختتام کا اعلان شیخ ابرار احمد صاحب سٹی ڈی ایس پی لائلپور جو ملک کے ممتاز سپورٹس آرگنائزر ہیں فرمائیں گے۔ تمام شائقین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جوق در جوق شامل ہو کر تقریب کی رونق کو بڑھائیں اور بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(آرگنائزنگ سیکرٹری)

اعلان بھرتی

ملیریا ایریڈیکیشن پروگرام (دفتر واقعہ ۲۹۲ گارڈن ٹاؤن فیروز پور روڈ لاہور نزد سٹیڈیم) کے تحت مختلف زونز میں ڈرافٹسمین، سینئر کلرک، ڈرائیور، اسسٹنٹ ملیریا سپرنٹنڈنٹ، سینٹری انسپکٹر اور ملیریا انسپکٹر وغیرہ کی متعدد آسامیاں خالی ہیں۔ عمر ۲۰ سے ۳۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ ملیریا انسپکٹروں کو تین ماہ تک ٹریننگ لینی پڑتی ہے۔ ٹریننگ کے دوران تنخواہ ملتی رہے گی۔ بھرتی کیلئے درخواست مقررہ فارم پر جو دو روپے میں دفتر سے مل سکتا ہے دی جائے۔ سابق فوجیوں یا تجربہ کار افراد کو عمر میں رعایت دی جاتی ہے۔

بعض نئے زونز میں بھرتی کی تاریخ درج ذیل ہے۔ بھرتی درج ذیل مقامات کے سول ہسپتالوں میں مقررہ تاریخ کو صبح ۸ بجے ہو گی:۔

۱۔ میرپور خاص ۱۹ جون ۲۔ میانوالی ۶ جولائی ۳۔ کیمبل پور ۷ جولائی
۴۔ راولپنڈی ۸ جولائی ۵۔ جہلم ۹ جولائی

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن امۃ البصیر سلمہا اللہ تعالیٰ جس کی اس سے قبل دو دفعہ برانکوسکوپی ہو چکی ہے کی طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے تیز بخار اور سانس کی تکلیف ہے تیسری دفعہ میو ہسپتال میں داخل کی گئی ہے بیماری لمبی ہو جانے کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں عزیزہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیفہ صباح الدین احمد)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴